Date:

سوال نمبر 2: عقیدہ رسالت کی وضاحت کریں۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اس کی اہمیت کو بیان کریں۔

I تعارف: عقیدہ رسالت سے کیا مراد ہے

عقیدہ رسالت

اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے اس سے مراد تمام انبیاء کو برحق ماننا اور آپ ﷺ کو اللہ کا آخری نبی ماننا۔ لغوی معنی میں رسالت سے مراد پیغام پہنچانا کے ہیں۔ رسول صاحب شریعت اور صاحب کتاب ہوتا ہے۔ عقیدہ رسالت پر پختہ یقین ہونے سے ہی کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل ہوتا جیسا کہ ایک حدیث شریف میں آپ ﷺ نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ۔

"حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے پوچھا کہ کامل ایمان کی کیا نشانی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اقرار کرنا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور فرشتوں، آخرت، الہامی کتابوں پر ایمان لے کر آنا"

II رسالت کی ضرورت کیوں پیش آئی

یہ کائنات

اللہ کی تخلیق کردہ ہے اس میں تمام انسان ایک جیسی صلاحیت کے مالک نہ ہیں کچھ لوگ بہت ہی ذہین اور کچھ لوگ کند ذہن ہوتے ہیں جب ذہین لوگوں پر بری کا غلبہ ہو جائے تو وہ کند ذہن لوگوں کو مذہب کو

Date:

کو استعمال کرنے ان کا استعمال کرتے ہیں اسلام میں برے ذہن لوگوں کے لیے مستکبرین کی اصطلاح استعمال کی گئی جبکہ کمزور ذہن اچھے لوگوں کے لیے مستضعفین کی اصطلاح استعمال کی گئی اسی اصطلاح میں قرآن شریف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"اور ہم ان لوگوں پر احسان کرنا چاہتے تھے جن کو زمین میں کمزور بنا دیا گیا"

(القصص)

III عقیدہ رسالت کی انفرادی زندگی میں ضرورت

۱۔ رسول نمونہ تقلید

رسول انسان کی انفرادی زندگی میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے مسلمان ہونا تب ہی ممکن ہے جب کوئی شخص عقیدہ رسالت پر تہہ دل سے ایمان لے آئے اور ایسا کرنے سے وہ ایک رسول کے اعمال کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور ایک اچھے شہری کی حیثیت سے زندگی بسر کرتا ہے جس سے اس شخص سے وابستہ تمام لوگ خوش ہوتے ہیں جیسا کہ

سورہ احزاب میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"بلاشبہ رسول تمہارے لیے بہترین نمونہ ہیں"

ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا

"اور مجھے تو اخلاق کریمانہ کی اتمام کے لیے مبعوث فرمایا"

ii۔ عقیدہ رسالت سکون قلب کا ذریعہ

عقیدہ رسالت ایک شخص کی انفرادی زندگی میں سکون قلب کا موجب بنتا ہے جب ایک شخص اپنی ساری زندگی اپنے قائد کے بتلائے گئے قوانین کے مطابق پلان کرتا ہے تو اس کو اطمینان حاصل ہوتا ہے کیونکہ یہ اس کی دنیاوی اور اخروی زندگی میں کامیابی کا موجب بنتا ہے۔ عقیدہ رسالت کا کاربند اس پر عمل کرتے ہوئے بس اللہ کی یاد میں مشغول رہتا ہے تو اس کو اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے

"بے شک دلوں کو اطمینان اللہ کی یاد سے ہوتا ہے"
(القرآن)

iii۔ اعلیٰ نصب العین

عقیدہ رسالت کی پیروی کرنے سے انسان کا نصب العین دنیاوی لوگوں سے یکسر بدل جاتا ہے جو شخص نیک دل سے اس پر کاربند ہوگا اس کے تمام اعمال اس نیت سے ہوں گے کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنی ہے جس کی ایک مثال یہ ہے کہ مغرب میں تمام لوگ دین سے دور ہونے کی وجہ سے مادی ترقی میں الجھ کر رہ گئے ہیں

Date:

جبکہ عقیدہ رسالت مسلمانوں میں اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ یہ زندگی متاع قلیل کے سوا کچھ نہیں یہ تو بس ان کا امتحان ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ارشاد ہے

"یہ لوگ دنیوی زندگی پر خوش ہیں حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں متاع قلیل کے سوا کچھ نہیں"

(القرآن)

۱۷۔ عقیدہ رسالت اور شجاعت و استقامت

عقیدہ رسالت ایک شخص کی زندگی میں شجاعت و استقامت پیدا کرتا ہے اس سے انسان کو احساس ہوتا ہے کہ یہ زندگی اللہ کی دین ہے اور اس زندگی کی طرف لوٹ کر جانا ہے جس سے وہ جرات اور استقامت کے ساتھ اس معاشرے کے برے عناصر کے سامنے ڈٹ جاتا ہے

قرآن شریف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"تم کیا ہو گیا کہ معاشرے کے بے بس اور لاچار لوگوں کی خاطر نہیں لڑتے"

(القرآن)

۱۸۔ عقیدہ رسالت اور رجائیت

عقیدہ رسالت انسان میں رجائیت کو اجاگر کرتا ہے جب وہ مطالعہ کرتا ہے کہ کس طرح آپ ﷺ اپنی زندگی کے مشکل ترین دور میں بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوئے اور اللہ نے ان حالات کو بھی آپ ﷺ کے لیے کس طرح سازگار بنا دیا تو یہ آپ ﷺ کی

Date:

زندگی کی مثالیں ایک شخص کی انفرادی زندگی پر بہت گہرے چھاپ چھوڑتی ہیں
قرآن شریف میں بھی ارشاد باری تعالیٰ ہے جس کا مفہوم یہ ہے
"تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ"

IV عقیدہ رسالت کی اجتماعی زندگی میں اہمیت

1۔ معاشرے میں کمزور لوگوں کا سہارا

آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد معاشرے میں بے چارہ، بے بس لوگوں کا سہارا بننا تھا آپ ﷺ کی تشریف آوری کا مقصد یہ تھا کہ ایک ایسے معاشرے کی تشکیل دی جائے جو معاشرے کے بے بس لوگوں کو بے یارو مددگار نہ چھوڑ دے۔ موجودہ معاشرے دور میں بھی آپ ﷺ سے متاثر ہو کر لوگ ایسے آتے ہیں کو ان بے بس، بے سہارا لوگوں کی مدد کے لیے وقف کر دیتے ہیں جس کی ایک مثال ایدھی صاحب کی زندگی ہے۔ قرآن شریف میں آپ ﷺ کی بعثت کے بارے میں ارشاد ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ

"اور ہم ان لوگوں پر احسان کرنا چاہتے تھے جن معاشرے میں کمزور بنا دیا گیا"
(القصص)

Date:

iii۔ جماعت کی تشکیل

عقیدہ رسالت اجتماعی زندگی میں ایک جماعت کی تشکیل میں مدد کرتا ہے کہ جب ایک معاشرے میں تمام لوگ ایک ہی عقیدے کا ربند ہوں گے تو وہ ایک جماعت کی شکل اختیار کریں گے اور ایک جماعت کی شکل میں معاشرے کے مسائل کا سامنا نہ آسان بلکہ قابل عمل ہو جاتا ہے۔

قرآن شریف میں سورہ الاعراف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"اے نبی کہہ دیجئے! لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں"

iiii۔ عقیدہ رسالت کا قوم کی رہنمائی میں کردار

عقیدہ رسالت قوم کی رہنمائی میں اہم کردار ادا کرتا ہے اس سے اس کے پیروکار اپنے رسول کی بتائی ہوئی باتوں پر سختی سے کاربند ہوتے ہیں اور اللہ کے احکامات کو اچھے طریقے سے سمجھ پاتے ہیں

قرآن شریف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"اور ہم نے یہ ذکر تمہاری طرف اس لیے نازل کیا تاکہ لوگوں کے لیے تم اس ہدایت کو واضح کر دو جو ان کی طرف اتاری گئی"

(القرآن)

Date:

۱۷۔ عقیدہ رسالت اور عالمی امن

عقیدہ رسالت پر عمل پیرا ہونے سے معاشرہ میں امن کا دور دورہ ہوتا ہے اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل میں آتا ہے جس میں تمام مذاہب کے لوگوں کو آزادی حاصل ہوتی ہے دین اسلام ایسے ہی معاشرہ کی تشکیل کی ترغیب دیتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں بھی ارشاد باری تعالیٰ ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ

"اگر خدا لوگوں کو ہٹاتا نہ رہتا تو صومعے گرجے عبادت خانے مسجدیں ڈھائی جا چکی ہوتیں جن میں اس کا ذکر بکثرت ہوتا ہے"

(القرآن)

۱۸۔ حاصل بحث

عقیدہ رسالت پر ایمان انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی میں بہتری لانے کے لیے اشد ضروری ہے اس کے بغیر معاشرہ، معاشرہ نہیں بلکہ ایک جنگل کے مترادف ہوگا کیونکہ اس میں بسنے والے لوگوں کی ایک اصول پر رہ کر تربیت نہ ہو سکے گی اور معاشرہ انتشار کا شکار ہو جائے گا۔

Date:

سوال نمبر 1: زکوۃ وصول کرنے کے حقدار کون ہیں؟ اسلامی معاشرے میں اس کی تقسیم سے غربت کیسے دور ہو سکتی ہے؟

I تعارف

"اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دیا کرو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ"

(البقرہ)

جیسا کہ اس آیت سے واضح ہے کہ زکوۃ معاشرے اور ایک شخص کی انفرادی زندگی کے لیے کس اہمیت کی حامل ہے زکوۃ دین اسلام کا چوتھا بڑا رکن ہے جو شخص زکوۃ ادا نہ کرے گا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ زکوۃ کے لغوی معنی پاک کرنا، نشوونما، افزائش کے ہیں۔ اصطلاح میں اس سے مراد مقررہ حد سے زیادہ مال رکھنے والوں سے مقررہ شرح سے مال وصول کر کے اسے معاشرے کے ضرورت مند مصارف لوگوں پر خرچ کرنا۔ قرآن شریف میں بھی ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور ہاتھ روک کر اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو"

(البقرہ)

Date:

مصارف زکوۃ

سورہ التوبہ میں مصارف زکوۃ ان آٹھ لوگوں کو مقرر کیا گیا

i۔ فقراء

فقراء فقیر کی جمع ہے فقیر لوگ معاشرے کے وہ تنگ دست لوگ ہوتے ہیں جو اپنی زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر ہوتے ہیں

ii۔ مساکین

مساکین مسکین کی جمع ہے یہ معاشرے کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنی اعلیٰ ظرفی کی وجہ سے کسی سے سوال کرنے سے کتراتے ہیں

iii۔ عاملین

وہ لوگ جو زکوۃ کو اکٹھا کرتے ہیں اور مصارفین تک پہنچانے کا عمل بناتے ہیں

iv۔ مولفۃ القلوب

زکوۃ کو ان لوگوں کی دلجوئی کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جو کہ نئے نئے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ہوں

v۔ غلاموں کی آزادی

زکوۃ کو غلاموں کی آزادی کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے

vi۔ غارمین

زکوۃ کو ان لوگوں کا قرض بھی ادا کرنے کے لیے

Date:

کے لیے استعمال کیا جا سکتا جو اپنا قرض ادا کرنے سے قاصر ہوں۔

iii۔ فی سبیل اللہ

زکوٰۃ کے مال سے ان لوگوں کی مدد بھی کی جا سکتی ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد میں مصروف عمل ہوں۔

iiii۔ ابن سبیل ~~اللہ~~

ایسے لوگ جو مسافر ہوں اور دوران سفر کسی وجہ سے محتاج ہو جائیں۔

III زکوٰۃ کا معاشرے میں غربت کے خاتمے میں کردار

i۔ دولت کی گردش

زکوٰۃ کا نظام رائج ہونے سے معاشرے میں دولت گردش میں رہتی ہے جس سے معاشی سرگرمی ہوتی رہتی ہے اور معاشرے میں موجود غریب لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے رہتے ہیں۔ زکوٰۃ سے ایسے لوگوں کو بھی اپنے مال سے خرچ کرنے کا ذریعہ مل جاتا ہے جو سارا سال اس سے منافع کماتے ہیں اور اس منافع کا ایک حصہ غریب مسکین لوگوں تک بھی ~~پہنچ~~ پہنچ جاتا ہے۔

Date:________

ii۔ بہترین تعلیمی نظام

جیسا کہ پاکستان میں تقریباً اڑھائی کروڑ کے قریب بچے بنیادی تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں یہ اس لیے ہو رہا ہے کہ ریاست پاکستان کے پاس ان بچوں کی تعلیمی ضرورت پورا کرنے کے لیے پیسہ موجود نہیں اگر زکوٰۃ کے پیسے کو ان بچوں کی تعلیم پر خرچ کیا جائے تو ان کو غربت کی دلدل میں پھنسنے سے بچایا جا سکتا ہے۔

iii۔ سرمایہ کاری کے مواقع

زکوٰۃ سے ایک معاشرے میں سرمایہ کاری کے مواقع بڑھتے ہیں اور اس کا فائدہ سارے معاشرے کو یکساں ہوتا ہے مثال کے طور پر ایک امیر شخص اپنی زکوٰۃ کے پیسے سے معاشرے کے نادار لوگوں کو اگر کوئی کاروبار شروع کروا دیتا ہے تو اس کا فائدہ اس شخص کو بھی ہوگا۔ اس کا ذکر کلام پاک میں بھی موجود ہے جس کا مفہوم یہ ہے

"اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے"

(البقرہ)

Date:

۱۷۔ طبقاتی کشمکش میں کمی

زکوۃ نہ ہونے کی
وجہ سے معاشرے میں دولت کی غلط تقسیم ہوتی
ہے اور معاشرہ طبقات میں بٹ جاتا ہے۔ زکوۃ
کا نظام رائج ہونے سے معاشرے کے طبقات ختم ہو جاتے
ہیں اور تمام معاشرے میں یکسانیت پیدا ہو جاتی
ہے کیونکہ تمام لوگوں کے پاس یکساں مواقع میسر
آتے ہیں ایک حدیث شریف میں اس بات پر روشنی
ڈالی گئی جس کا مفہوم یہ ہے

"اللہ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے کہ ان کے امراء سے
لی جائے اور غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔"

(الحدیث)

۷۔ سماجی تحفظات

زکوۃ کے مال سے ایک ایسا
معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے جو اپنے غریب اور
نادار لوگوں کی فلاح کے لیے کام کرے گا۔ ایسا کرنے سے
ہر فرد میں ایک اطمینان پایا جائے گا کہ برے وقت
میں اس کا معاشرہ اس کے ساتھ کھڑا ہو گا اور
وہ اپنی تمام تر توجہ اپنے روزگار کو بہتر کرنے پر صرف
کرے گا۔ اس سے معاشرے میں غربت کو ختم کرنے
میں مدد ملے گی۔

Date:

vii۔ ارتکازِ دولت میں کمی

زکوٰۃ کا نظام رائج ہونے سے مال چند ہاتھوں کی زینت نہیں بنتا بلکہ سب معاشرے میں گردش کرتا رہتا ہے اور اس سے تمام لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں قرآن شریف میں بھی ارشاد ہے جس کا مفہوم یہ ہے

"تاکہ وہ مال تمہارے مالداروں کے درمیان
ہی گردش نہ کرتا رہے"

viii۔ دینی اور قومی بہبود سے غربت کا خاتمہ

زکوٰۃ کا نظام دینی اور قومی بہبود کے کاموں کو فروغ دیتا ہے جس سے غربت کا خاتمہ ہوتا ہے جیسا کہ ایک اسلامی ریاست فلاحی ریاست ہوتی ہے اور زکوٰۃ کے مال سے اس کو فلاحی ریاست بنایا جا سکتا جو بعد میں اپنی تمام تر توجہ غربت کے خاتمہ پر صرف کرے گی

حاصلِ بحث

زکوٰۃ دینِ اسلام کا ایک اہم رکن ہے اور یہ ایک معاشرے کی فلاح کے لیے بھی بہت ضروری ہے یہ معاشرے سے غربت کے خاتمے کے لیے ایک اہم کردار ادا کرتی ہے اس کی غیر موجودگی میں معاشرہ معاشی بدحالی کا شکار ہو جاتا ہے